سوال

عیسی علیہ السلام کی پیدائش کیسے ہوئی ۔

جواب

الحمدللہ

1-اللہ تعالی نے جبریل امین علیہ السلام کویہ حکم دیا کہ وہ مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونک ماریں اور گریبان قمیص کی گردن اور سر داخل کرنے کی جگہ ہے تو اللہ تعالی کے حکم سے پھونک رحم میں جانے کے بعد روح بن گئی ، اور اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کی پیدائش کی ابتدا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :
اور وہ پاک دامن بی بی جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی ہم نے اس کے اندر اپنی روح پھونک دی پھر اللہ تعالی نے بیان فرمایا کہ وہ پھونک اس کے رحم میں پہنچ گئی ۔

اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے :

اور مریم بنت عمران (کی مثال بیان فرمائی) جس نے اپنی عزت وناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں روح پھونک دی

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اس نے جواب دیا میں تو اللہ تعالی کا بھیجا ہوا قاصد ہوں تجھے ایک پاکیزہ لڑکا ھبہ کرنے آیا ہوں ۔

یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ پھونک مارنے والے جبریل امین علیہ السلام تھے ، اور انہوں نے یہ کام اللہ تعالی کے حکم کے بغیر نہیں کیا ۔

2-مدت حمل کے متعلق بعض مفسرین کے مختلف اقوال ہیں :

-یہ کہ یہ حمل چند لحظات کا تھا ، تو یہ قول غیر واضح ہے اور اس پر کوئی نص دلالت نہیں کرتی اور اگر ایسے ہی ہوتا تو آیت میں یہی چیز ہوتی ، تو یہ ممکن تھا کہ وہ اسے تسلیم کرلیتے کہ یہ عادی حمل نہیں جو کہ عورتوں کو ہوتا ہے ، اور پھر وہ اس پر زنا کی تہمت نہ لگاتے جیسا کہ انہوں نے یہ کہا کہ وہ کہنے لگے کہ اے مریم ! تو بہت ہی بری چیز لائی ہے ۔

ذیل میں اہل تفسیر میں سے دو عظیم اماموں کی کلام ذکر کرتے ہیں ، ان میں سے ایک تو گذر چکے ہیں اور وہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی ہیں ، اور دوسرے معاصرین میں سے ہیں جو کہ شنقیطی رحمہ اللہ تعالی ہیں انہوں نے اس معاملہ میں فرمایا ہے :

3-ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

عیسی علیہ السلام کے حمل کی مدت کے متعلق مفسرین کے اقوال مختلف ہیں ،جمہور سے یہ مشہور ہے کہ یہ حمل نو مہینہ کا تھا ، اور ابن جریج فرماتے ہیں کہ مجھے مغیرہ بن عتبہ بن عبداللہ الثقفی نے بتایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا اور مریم علیہا السلام کے حمل کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا انہیں حمل ہوا اور اسی وقت پیدائش ہوگئی !!

یہ قول غریب ہے لگتا ہے کہ یہ اللہ تعالی کے اس فرمان کے ظاہر سے لیا گیا ہے فرمان باری تعالی ہے :

توہ حاملہ ہوگئ اور اسی وجہ سے وہ ان سے علیحدہ ہوکر ایک دور جگہ پر چلی گئیں ، پھر دردزہ اسے ایک کھجور کے تنے کے پاس لے آیا

تو یہاں پر حرف فاء اگرچہ تعقیب کے لئے ہے لیکن ہر چیز کی تعقیب اس کے حسب حال ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

یقینا ہم نے انسان کو مٹی کے جوھر سے پیدا کیا ، پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دے دیا ، پھر ہم نے نطفہ کو جما ہوا خون بنایا ، پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا کردیا ، پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنادیں تو اس آیت میں فاء اس کے حسب حال ہے ۔

اور حدیث میں یہ بات ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (کہ ہر دو صفتوں کے درمیان چالیس دن ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (3208) صحیح مسلم حدیث نمبر (2643)

اور اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے :

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ یقینا اللہ تعالی آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے تو زمین سرسبز وشاداب ہوجاتی ہے ۔

تو مشہور اور ظاہر یہ ہے کہ - اور اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے - کہ مریم علیہا السلام کا حمل بھی ایسا ہی تھا جس طرح کہ عام عورتیں اپنی اولاد سے حاملہ ہوتی ہیں ۔

جب مریم علیہا السلام نے اپنی قوم سے شک وتہمت محسوس کی تو ان سے ایک دور جگہ پر علیحدہ ہوگئیں تاکہ وہ اسے نہ دیکھیں اور مریم علیہا السلام انہیں نہ دیکھ سکیں ، اور لوگوں سے چھپ گئیں اور ان کے اور اپنے درمیان پردہ کرلیا کہ وہ انہیں اور اسے کوئ نہ دیکھ سکے ۔

تفسیر ابن کثیر (122/3)

4- اور شیخ شنقیطی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

اور مریم علیہا السلام کا وہ حمل جس میں عیسی علیہ السلام کی پیدائش ہوئ اس کی مدت میں علماء کے اقوال کو ہم اس لئے ذکر ہی نہیں کرتے کہ ان کی کوئ دلیل نہیں اور ان اقوال میں سب سے زیادہ ظاہر وہ ہے کہ یہ حمل ایسا ہی حمل تھا جو کہ عادتا عورتوں کو ہوتا ہے اگرچہ یہ حمل کی ابتداء اور اسکا ہونا خارق عادت تھا ، ، واللہ تعالی اعلم ۔ اضواء البیان (264/4)

5- اور بعض جاہلوں نے اللہ تعالی کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے :

اور میں نے اس میں اپنی روح پھونکی اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام اللہ تعالی کی روح کا ایک حصہ ہیں !!

تو اس قول اور استدلال کی ضلالت وگمراہی کو ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :

اور رہی یہ بات کہ ان کا یہ اس اضافت سے استدلال کرنا کہ اللہ تعالی نے اس کی اضافت اپنی طرف فرمائ ہے : اور میں نے اس میں اپنی روح پھونکی تو یہ ضروری ہے کہ اس کا علم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالی کی طرف اضافت کی دو قسمیں ہیں :

اول : ایسی صفات جو کہ بنفسہ قائم نہیں ، مثلا ، علم اور قدرت ، اور کلام ، اور سمع وبصر ، تو ان صفات کی اضافت موصوف کی طرف ہے تو اللہ تعالی کا علم اور اس کی کلام اور ارادہ اور قدرت اور حیات اور اللہ تعالی کی صفات غیر مخلوقہ ہیں اور ایسے ہی اللہ تعالی کا چہرہ اور ہاتھ ۔

دوم : ایسی اضافت جو کہ عین اور اس سے منفصل اور علیحدہ ہو مثلا بیت ، ناقہ ، عبد اور رسول ، اور روح ، تو یہ مخلوق کی اضافت اس کے خالق کی طرف اور مصنوع چیز کی اضافت اس

کے صانع کی طرف ہے، لیکن یہ اضافت تخصیص اور تشریف کی حیثیت رکھتی ہے جس سے مضاف کی دوسری اشیاء سے تمیز ہوتی ہے مثلا بیت اللہ، حالانکہ سب گھر اللہ تعالی کی ہی ملکیت ہیں، اور اسی طرح ناقۃ اللہ، حالانکہ سب اونٹنیاں اللہ تعالی کی ملکیت اور مخلوق ہیں، لیکن یہ اضافت اس کی ھیئت کی طرف ہے جو کہ محبت اور تکریم و شرف کی متقاضی ہے بخلاف اضافت عامہ کے جو اس کی ربوبیت کی طرف ہو جس کا تقاضا خلق اور ایجاد ہے۔

تو اضافت عامہ ایجاد اور اضافت خاصہ اختیار کا تقاضی کرتی ہے اور اللہ تعالی جو چاہتا پیدا کرتا اور جسے چاہتا اختیار کرتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا اور جسے چاہتا ہے اختیار کرتا ہے تو روح کی اضافت اللہ تعالی کی طرف اضافت خاصہ میں سے ہے نہ کہ اضافت عامہ میں سے، اور نہ ہی اضافت صفات میں سے ہے، تو آپ اس موضوع پر غور کریں تو آپ کو بہت ساری انگمراہیوں سے خلاصی ہوگی جس میں لوگ پڑے ہوئے ہیں۔ اھ الروح (ص 154-155)

تو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عیسی علیہ السلام کی یہ صفت کہ وہ روح اللہ ہیں یہ باب تکریم اور تشریف سے ہے اور یہ اضافت (یعنی روح کی لفظ جلالہ کی طرف اضافت) صفت کی موصوف کی طرف اضافت نہیں جیسا کہ عبد اللہ اور وجہ اللہ، ہے بلکہ یہ مخلوق کی اضافت اس کے خالق کی طرف ہے جیسے کعبہ کی اضافت ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ بیت اللہ، اور اسی طرح ناقۃ اللہ ، جو کہ اللہ تعالی وہ معجزہ ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے نبی صالح علیہ السلام کو دیا تھا۔

والله تعالى اعلم.

اسلام سوال وجواب

فتوی نمبر: 6333